میں روزے سے ہوں

اس نظم کی تدریس کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- کسی بھی نظم یا نثر کو پڑھ کر اس کے اہم نکات کا خلاصہ لکھ سکیں۔
- نظمیہ اشعار کو درست تلفظ، لب و لہجے، اتار چڑھاؤ اور ضرورت کے مطابق تاثر کے ساتھ پڑھ سکیں۔
- نظم / غزل کے عناصر (مصرع، شعر، قافیہ، ردیف، مطلع، مقطع، مطلع ثانی) کی شناخت کر سکیں۔
- کسی بھی نثر پارے / نظم میں موضوعات کی شناخت کرتے ہوئے مصنف اور قارئین کے نقطۂ نظر کے ساتھ اس کی وضاحت کے لیے اپنی رائے کا اظہار کر سکیں۔
- نظم / غزل کے اشعار کی حوالوں (شاعری کے پس منظر، انداز بیان، شعری محاسن کے استعمال کی وضاحت) کے ساتھ تشریح کر سکیں۔
- کسی بھی نظم یا نثر کو پڑھ کر مصنف / شاعر اور قاری کے نقطۂ نظر کو سامنے رکھتے ہوئے مرکزی خیال تحریر کر سکیں۔
- مفہوم برقرار رکھتے ہوئے متن میں متبادلات سے واقف ہوتے ہوئے استعمال کر سکیں۔

خاص	غزل	تکرار	گفتار	کرب	اِظہار
الفاظ	ذمچی	کترا کے گزر	بہر زیارت	لحن	برخوردار

ہدایات برائے اساتذہ کرام

- نظم کی قرأت بار بار طلبہ سے درست تلفظ اور آہنگ کے ساتھ کروائیں۔ سید ضمیر جعفری کا بہ طور جدید مزاحیہ شاعر طلبہ سے تفصیلی تعارف کروائیں اور ان کے دوسرے چیدہ چیدہ مزاحیہ اشعار طلبہ کو یاد کروا کر ان سے سنیں۔ اخلاقی اور ثقافتی اقدار کے شعور کو جِلا دے کر طلبہ کو مضامین لکھنے کی ترغیب دیں اور اس ضمن میں ان کی تربیت کریں۔

طنز اور مزاح میں کیا فرق ہوتا ہے؟

مجھ سے مت کر یار کچھ گفتار، میں روزے سے ہوں
ہو نہ جائے تجھ سے بھی تکرار، میں روزے سے ہوں
ہر کسی سے کرب کا اظہار، میں روزے سے ہوں
دو کسی اخبار کو یہ تار، میں روزے سے ہوں
میرا روزہ اک بڑا احسان ہے لوگوں کے سر
مجھ کو ڈالو موتیے کے ہار، میں روزے سے ہوں

میں نے ہر فائل کی ڈبچی پر یہ مصرع لکھ دیا
کام ہو سکتا نہیں سرکار! میں روزے سے ہوں
اے مری بیوی! مرے رستے سے کچھ کترا کے چل
اے مرے بچو! ذرا ہوشیار میں روزے سے ہوں
شام کو بہرِ زیارت آ تو سکتا ہوں مگر
نوٹ کر لیں دوست رشتہ دار میں روزے سے ہوں
تُو یہ کہتا ہے بہ لحنِ تر کوئی تازہ غزل
میں یہ کہتا ہوں کہ برخوردار! میں روزے سے ہوں
(مافی الضمیر)

سید ضمیر جعفری (۱۹۱۶ء۔۱۹۹۹ء)

نام سید ضمیر حسین شاہ تھا اور تخلص ضمیرؔ۔ جب کہ سید ضمیر جعفری کے نام سے معروف تھے۔ ضلع جہلم میں چک عبدالخالق نامی سادات کی قدیم بستی میں پیدا ہوئے۔ اسلامیہ کالج لاہور سے بی۔اے کیا۔ محکمہ مالیات سے ملازمت کا آغاز کیا لیکن جوانی کا بیشتر حصہ فوجی ملازمت میں گزارا۔ راول پنڈی سے ایک اخبار "بادِ شمال" بھی نکالا اور انتخابات میں بھی حصہ لیا۔ عمر کے آخری حصے میں اکادمی ادبیات پاکستان سے بھی وابستہ رہے۔ بچپن ہی سے شاعری سے طبعی لگاؤ تھا چناں چہ گورنمنٹ ہائی اسکول جہلم میں ساتویں جماعت ہی سے شعر کہنا شروع کر دیے۔ ابتدا میں سنجیدہ اشعار کہے مگر جلد ہی طبیعت مزاح کی طرف بھی مائل ہو گئی اور پھر سنجیدہ شاعری کے ساتھ ساتھ مزاحیہ شاعری کو بھی اپنا ذریعہ اظہار بنایا۔ ان کی شاعری معاشرتی ناہمواریوں اور زندگی کے رویوں کو بے نقاب کرتی ہے۔ ان کی شاعری میں سادگی اور برجستگی ہے، مٹھاس اور شیرینی ہے جو اپنی ترنم خیزی سے کانوں میں رس گھولتی ہے۔ وہ سنجیدہ، تمکین اور نشاط انگیز کیفیتوں کو اس طرح فن کے پیرائے میں ڈھالتے ہیں کہ پڑھنے والا ہر کیفیت کو اپنے اپنے انداز میں محسوس کیے بغیر نہیں رہ سکتا۔ شائستہ اور شگفتہ مزاح کی جس روایت کا آغاز اکبرؔ الہ آبادی نے کیا تھا، سید ضمیر جعفری اسی روایت کے تسلسل میں اپنے عہد کی ایک اہم آواز تھے۔ سید ضمیر جعفری کو ۱۹۶۷ء میں تمغائے قائدِاعظم'' اور ۱۹۸۵ء میں صدارتی تمغا برائے حسن کارکردگی'' سے نوازا گیا۔
ان کی فکاہیہ کلیات ''نشاطِ تماشا'' کے نام سے چھپ چکی ہے۔ جس میں ''مافی الضمیر''، ''ولایتی زعفران''، ''ضمیریات''، ''ضمیرِ ظرافت''، ''شاخت پریڈ'' اور ''وست ووامان'' (تمام کتابیں) شامل ہیں۔ ''ولایتی زعفران'' اور ''وہ پھول کہ جن کا نام نہیں'' منظوم تراجم پر مبنی ان کی دو کتابیں ہیں۔

مشق

ا۔ درج ذیل سوالات کے مختصر جواب تحریر کریں:
ا۔ شاعر نے فائل کی ڈبچی سے کیا مراد لی ہے؟
ب۔ شاعر نے دوستوں اور رشتے داروں کے ہاں شام کو آنے پر کیا نوٹ کرنے کے لیے کہا؟
ج۔ شاعر نے اپنے روزے کو لوگوں کے لیے کیا قرار دیا ہے؟

د۔ شاعر نے اپنی بیوی اور بچوں کو کیا ہدایت دی؟

ہ۔ برخوردار نے روزے دار شاعر سے کیا فرمائش کی؟

۲۔ درج ذیل اشعار کو درست تلفظ، لب و لہجے، اتار چڑھاؤ اور ضرورت کے مطابق تاثر کے ساتھ پڑھیں:

اے مری بیوی! مرے رستے سے کچھ کترا کے چل
اے مرے بچو ذرا ہوشیار میں روزے سے ہوں

شام کو بہر زیارت آ تو سکتا ہوں مگر
نوٹ کر لیں دوست رشتہ دار میں روزے سے ہوں

تو یہ کہتا ہے بہ لحن تر ہو کوئی تازہ غزل
میں یہ کہتا ہوں کہ برخوردار میں روزے سے ہوں

۳۔ اس نظم کو پڑھ کر اس کے اہم نکات کا خلاصہ لکھیں۔

۴۔ روزہ اسلام کے پانچ بنیادی ارا کین میں سے ایک ہے۔ روزے کی سختی کے باعث اس میں کچھ رعایتیں بھی رکھی گئی ہیں۔ غزل کا روزے دار روزہ انفرادی ثواب کے لیے رکھتا ہے۔ شاعر روزہ داری کے بہانے دفتر، گھر اور اقربا سے کیا کیا تقاضے کر رہا ہے؟ نظم میں موضوعات کی شناخت کرتے ہوئے شاعر اور قارئین کے نقطۂ نظر کے ساتھ اس کی وضاحت کے لیے انسانی مزاج اور معاشرتی روایات کے حوالے سے اپنی رائے کا اظہار کریں۔

۵۔ درج ذیل الفاظ کے متبادلات کیا کیا ہو سکتے ہیں؟ انھیں اپنے جملوں میں استعمال کریں:

تکرار زیارت فائل ہشیار بیوی

۶۔ نظم کے عناصر (مصرع، شعر، قافیہ، ردیف، مطلع اور مطلع ثانی) کی شناخت کر کے الگ سے ایک نوٹ بک پر لکھیں۔

۷۔ نظم کے درج ذیل اشعار کی حوالوں (شاعری کے پس منظر، انداز بیان، شعری محاسن کے استعمال کی وضاحت) کے ساتھ تشریح کریں:

مجھ سے مت کر یار کچھ گفتار میں روزے سے ہوں
ہو نہ جائے تجھ سے بھی تکرار میں روزے سے ہوں

ہر کسی سے کرب کا اظہار میں روزے سے ہوں
دو کسی اخبار کو یہ تار میں روزے سے ہوں

میرا روزہ اک بڑا احسان ہے لوگو کے سر
مجھ کو ڈالو موتیے کے ہار میں روزے سے ہوں

۸۔ نظم کو پڑھ کر شاعر اور قاری کے نقطۂ نظر کو سامنے رکھتے ہوئے مرکزی خیال تحریر کریں۔

سرگرمی

اکبر الہ آبادی، سید محمد جعفری اور سید ضمیر جعفری کی طنزیہ اور مزاحیہ شاعری سے اپنی پسند کی ایک ایک نظم چن کر نوٹ بک پر لکھیں۔